۱۵۸ واں باب

منہ بولے بیٹوں اور دینی رفاقت کی قانونی حیثیت

۱۱۳: سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب [۳۳-۲۱ اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اور ۲۲ وَ مَنۡ یَّقۡنُتۡ]

[آیات ۱تا۸]

سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب کا مطالعہ

جنگِ خندق اور پامالی بنو قریظہ پر اللہ تعالیٰ کا پہلا بیانیہ	۴۴
نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور زینبؓ کے اعلانِ نکاح کے ساتھ ختمِ نبوت کا اعلان	۴۴
آیات تخییر اور تبرّج الجاہلیہ کی ممانعت	۴۵
نکاح و طلاق کے احکامات میں نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا خصوصی مرتبہ و معاملہ	۴۶
پردے کے احکامات اور نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی پر شدید وعید	۴۶
منہ بولی اولاد اور دینی رفاقت کی قانونی حیثیت	۴۸

۱۵۸واں باب

منہ بولے بیٹوں اور دینی رفاقت کی قانونی حیثیت

۱۱۳: سُورَۃُ الْاَحْزَاب [۳۳-۲۱ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ]

نزولی ترتیب پر ۱۱۳ویں تنزیل، ۲۱ویں پارے میں سورۃ نمبر ۳۳ [آیات ۱تا۸]

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کا مطالعہ

آنے والے ابواب میں ہم سورہ مبارکہ، سورہ احزاب کا مطالعہ جنگِ خندق کے علاوہ اور بھی کئی مواقع پر کریں گے۔ حیاتِ طیبہ کے مختلف اہم مراحل سے اس سورہ کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ لیکن سورہ پر گفتگو سے قبل دو امور کی طرف قرآن مجید کے طالبِ علموں کی توجہ ضرور رہنی چاہیے:

پہلی بات کہ زینب رضی اللہ عنہا اور نبی پاک ﷺ کے بارے میں دشمنوں کے تصنیف کیے ہوئے افسانے ہمارے صوفیاء اور کچھ مفسرین کی زبانوں پر چڑھنے سے بھی نہ رُکے اس امر کی کھلی ہوئی علامت ہے کہ انسانی معاشروں میں ابلیس نے شہوانیت کے عنصر کو حدِّ اعتدال سے بڑھانے کی ہمیشہ اور ہر طبقے میں کوشش کی ہے۔ اللہ جو علیم و خبیر ہے اُس نے زینب رضی اللہ عنہا کی رسولِ اکرم ﷺ سے شادی کے ساتھ ہی اسلامی معاشرے کے لیے اصلاحی احکام کے نفاذ کا آغاز حجاب (پردے) کے احکامات سے کر دیا، جن کی تکمیل ایک برس بعد سورۂ نور میں کی گئی، جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے جواب دیا تو ساتھ ہی آنے والے دنوں میں اسلامی معاشروں میں اس طرح کے فتنوں کے سدِ باب کے لیے مزید احکامات و قوانین بھی عطا فرمائے۔ زینب رضی اللہ عنہا کی زید رضی اللہ عنہ سے طلاق اور آپ ﷺ کے ساتھ نکاح کے بارے میں جو من گھڑت قصے اور ناروا باتیں منافقین کر رہے تھے اُن میں ایک یہ بھی تھی کہ دو برس قبل سورہ نساء میں مسلمانوں کے لیے بیویوں کی تعداد چار تک محدود کر دی گئی تھی۔ آپؐ کی چار بیویاں سَودہؓ، عائشہؓ، حَفْصہؓ اور اُمِّ سَلمہؓ (رضی اللہ عنہم) کی موجودگی میں زینب رضی اللہ عنہا آپؐ کی پانچویں بیوی بن کر آپ کے گھر میں کیوں کر آئی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی کا ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ آپ مالی حیثیت سے تنگ دست تھے۔ کارِ نبوت

اور سربراہ مملکت کی حیثیت سے آپؐ کی ذمہ داریاں اتنی زیادہ تھیں کہ آپؐ اپنی معاش کے لیے جدوجہد کرنا تو درکنار، سوچنے کے لیے بھی فرصت نہیں پاسکتے تھے۔ مدینے کی زندگی کے ابتدائی چار برس تک تو کوئی ذریعۂ آمدنی ہی نہیں تھا، آپ کے جاں نثار دوست اپنی استطاعت کے مطابق آپؐ کو کھانے کے لیے تحفتاً جو کچھ (دودھ، کھجوریں، سالن، روٹی وغیرہ) بھجوادیتے تھے اُسی سے کبھی کھاکر اور کبھی بغیر کھائے وقت گزرتا تھا۔ بنی النضیر کے مدینے سے نکالے جانے پر اُن کی چھوڑی ہوئی (متروکہ) زمینوں کا ایک حصّہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ کی ضروریات کے لیے مخصوص کردیا گیا تھا لیکن وہ آپؐ کے گھر والوں کے لیے ناکافی تھا۔ اِن حالات میں جب آپؐ کی نیک بیویاں خرچ کی تنگی کے باعث آپؐ سے مطالبات کرتی تھیں تو بتقاضائے بشری آپؐ ایک نوع کی پریشانی یا پریشر میں ہوتے۔

اِن دو مسائل کے ادراک کے بعد یہ جانا جائے کہ یہ پوری سورۃ ایک خطبہ نہیں ہے جو بیک وقت نازل ہوا ہو، بلکہ مختلف اوقات میں نازل ہونے والے کم سے کم سات یا اِس سے بھی کچھ زیادہ خطبات پر مشتمل ہے جو اُس زمانہ کے اہم واقعات کے سلسلے میں یکے بعد دیگرے نازل ہوئے اور پھر یک جا جمع کر کے ایک سورۃ کی شکل میں مرتب کردیے گئے ہیں۔ اس کے زمانی ترتیب پر حسبِ ذیل اجزاء صاف طور پر اپنی داخلی شہادتوں سے پہچانے جاسکتے ہیں۔ جو درج ذیل ترتیب سے اغلباً نازل ہوئے ہوں گے، واللہُ اعلم

۱. منہ بولی اولاد اور دینی رفاقت کی قانونی حیثیت سُورَۃُ الۡاَحۡزَاب [آیات ۱تا۸] رمضان ۵ ہجری
۲. جنگ خندق اور پامالی بنو قریظہ پر اللہ تعالیٰ کا پہلا بیانیہ، سُورَۃُ الۡاَحۡزَاب [آیات ۹تا۲۰] شوال ۵ ہجری
۳. نبی ﷺ کے زینبؓ سے نکاح کے اعلان کے ساتھ ختمِ نبوت کا اعلان [آیات ۳۶تا۴۸] ذوالقعدہ ۵ ہجری دورانِ محاصرہ بنو قریظہ
۴. غزوہ بنو قریظہ میں پامالی پر قرآن کا تبصرہ، سُورَۃُ الۡاَحۡزَاب [آیات ۲۱تا۲۷] غزوہ بنو قریظہ دوران ذوالقعدہ ۵ ہجری
۵. آیات تخییر اور تبرُّج الجاہلیہ کی ممانعت، سُورَۃُ الۡاَحۡزَاب [آیات ۲۸تا۳۵] اواخر ۴ ہجری یا ذوالقعدہ ۵ ہجری
۶. نکاح و طلاق اور کچھ معاشرتی احکامات کے ساتھ نبی ﷺ کے لیے زاید شادیوں کی اجازت [آیات ۴۹تا۵۷] ذوالحجہ ۵ ہجری
۷. پردے کے احکامات اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی پر شدید وعید [آیات ۵۸تا اختتام] ذوالحجہ ۵ ہجری

۱ منہ بولی اولاد اور دینی رفاقت کی قانونی حیثیت سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب [آیات ۱تا۸] رمضان ۵ ہجری

مطالعے سے محسوس ہوتا ہے کہ اوّلین آیات (۱تا۸) غزوۂ احزاب سے کچھ پہلے نازل ہوئی ہیں۔ بیان سے ظاہر ہے کہ آپؐ کے منہ بولے بیٹے زیدؓ، اپنی بیوی زینبؓ کو طلاق دے چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی و منشا یہ ہے کہ آپؐ خود آگے بڑھ کر اس رسم کو توڑ دیں اور اپنے متبنّیٰ کی مطلقہ سے آپ کو شادی کرنی ہے لیکن آپؐ قدم بڑھاتے ہوئے ہچکچا رہے تھے کہ اگر اس موقع پر آپؐ نے یہ کام کیا تو اسلام کے خلاف ہنگامہ اُٹھانے کے لیے منافقین کو ایک ایسا ایشو ہاتھ آجائے گا، جس کی وضاحت کرنا بڑا مشکل کام ہو گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیات (۱تا۸) نازل فرمائیں جو اصولاً (theoretically) منہ بولے بیٹے کی کوئی بھی قانونی حیثیت ختم کر دیتی ہیں اور تا قیامت اُس کو وراثتی اور معاشرتی تمام ایسے حقوق سے محروم کر دیتی ہیں جو ایک سگے بیٹے کو حاصل ہوتے ہیں، چاہے وہ وجود رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، پیدا ہی نہ ہوا ہو یا پیدا ہو کر مر گیا ہو۔

۲ جنگِ خندق اور پامالی بنو قریظہ پر اللہ تعالیٰ کا پہلا بیانیہ، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب [آیات ۹تا۲۰] شوال ۵ ہجری

دوسرے رکوع [آیات ۹تا۲۰] میں غزوۂ احزاب پر تبصرہ ہے اور یہ بیان کہ منافقین کا یہ خیال کہ دشمن کی متحدہ فوجیں کہیں قریب میں چھپی ہیں جو کسی بھی وقت یثرب پر حملہ کر سکتی ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ آیات بس جنگِ خندق ختم ہوتے ہی جیسے ہی آپؐ مدینے واپس پہنچے ہیں اُسی وقت نازل ہوئی ہیں، کیوں کہ اس نوع کے خیالات کا گزر ظاہر ہے خندق کے پار افواج کے بھاگ جانے کے بعد اور محاصرے سے قبل ہی ہو سکتا تھا۔ یوں یہ آیات غزوہ خندق پر اوّلین بیانیہ ہے۔ یہ اس بات کی کُھلی علامت ہے کہ یہ رکوع [آیات ۹تا۲۰] غزوہ خندق کے بعد نازل ہوا ہے۔

۳ نبی ﷺ اور زینبؓ کے اعلانِ نکاح کے ساتھ ختمِ نبوت کا اعلان [آیات ۳۶تا۴۸] ذوالقعدہ ۵ ہجری دورانِ محاصرہ

بنو قریظہ کا محاصرہ جاری ہے، یہ بات طے ہے کہ بنو قریظہ کو شکست لازمی ہے چاہے قینقاع اور بنو نضیر کی مانند جلاوطنی کی شکل میں ہو یا تمام قابلِ جنگ مردوں کے قتل کی شکل میں ہو۔ ایسا اس لیے کہ جس قوت کا مقابلہ سارے عرب کی متحدہ فوج نہیں کر سکی اور اس سے قبل یہود کے دو قبیلے بزدلی دکھا چکے تھے یہ کہاں کے ایسے بہادر ہوں گے کہ مسلمانوں سے دو بدو مقابلے پر آئیں گے۔ چناں چہ مسلمان یہ محاصرہ بڑے آرام و اطمینان کے ساتھ اپنی معمول کی مصروفیات کو انجام دیتے ہوئے کر رہے تھے۔ اس دوران زید بن حارثہؓ، کے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سیّدہ زینبؓ کی عدت ختم ہو گئی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمانوں پر ہی آپ ﷺ

کے ساتھ اُن کے نکاح کا فیصلہ فرمادیا۔ پورے عرب سے چڑھ آئی فوجوں کو مدینے میں داخل نہ ہونے دینے سے تمام دشمنان اسلام کی، خصوصاً منافقین کی ہمتیں انتہائی پست تھیں، فوری طور پر اُن کے لیے زیادہ فساد مچانا آسان نہیں تھا۔ آیات ۳۶ سے ۴۸ تک کا مضمون اسی نِکاح کا اعلان ہے۔ ان آیات میں مخالفین کے اِس نِکاح پر اعتراضات کا جواب ہے اور اُن تمام شبہات کو بھی رفع کیا گیا ہے جو منافقین مسلمانوں کے دِلوں میں ڈالنے کی کوشش کررہے تھے۔ مسلمانوں کو اُن کے رسولؐ کے بلند مقام و مرتبے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کو منافقین کے فضول پروپیگنڈے پر صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

۴ غزوہ بنوقریظہ میں پامالی پر قرآن کا تبصرہ، سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب [آیات ۲۱ تا ۲۷] ذوالقعدہ ۵ ہجری

محاصرہ ختم ہوا، بنوقریظہ کی جانب سے منتخب ثالث کے ذریعے تورات کے مطابق تمام قابل جنگ مردوں کے قتل کا فیصلہ ہوگیا۔ اور سزا دینے کا عمل جاری ہے یا قریب الاختتام ہے، جبریل امینؑ اللہ کے حکم سے بنوقریظہ کی پامالی پر اللہ تعالیٰ کا بیانیہ لے کر تشریف لاتے ہیں جو سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب کی آیات ۲۱ تا ۲۷ پر مشتمل ہے۔ آیات کے مشمولات خود اس کے اوقات نزول پر گواہ ہیں۔ ظاہر ہے یہ معاملہ ذوالقعدہ ۵ ہجری کے آخری دنوں کا ہے۔

۵ آیات تخییر اور تبرّج الجاہلیہ کی ممانعت، سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب [آیات ۲۸ تا ۳۵]

سورہ احزاب کے چوتھے رکوع کا آغاز ۲۸ ویں آیت سے ہوتا ہے جس میں ۳۵ ویں آیت تک رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ راقم السّطور کے غور و فکر سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ خطبہ سنہ ۴ ہجری کے آخر کا رہا ہو گا، لیکن بہت قوی دلائل اور اندرونی شہادتوں کے نہ ہونے کے بنا بریں اس نتیجہ فکر پر ذہن بہت زیادہ مطمئن بھی نہیں ہے۔ اور اس انداز سے پیش کرنے میں کچھ اُلجھن سی محسوس ہو رہی ہے چناں چہ مصحف میں دی گئی ترتیب کے مطابق یہی مناسب رہے کہ اس خطبے کے نزول کو اپنی ماقبل آیات سے ہی متصل مانا جائے۔ یہ خطبہ دو موضوعات سے تعرض کرتا ہے اوّل اس میں آپ ﷺ کی بیویوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ رسول اللہؐ کے ساتھ تنگ دستی کی زندگی کو خوشی خوشی، رضا و رغبت سے آخرت کی بادشاہت کی امید پر گزارنے میں سخت مشکل محسوس کررہی ہیں تو علیحدگی کے لیے اُنھیں اختیار دیا جاتا ہے کہ اللہ کا رسول اُنھیں کچھ دے دلا کر اپنے گھر اور اپنی زوجیت سے رخصت کر دے۔ تمام بیویوں نے آپؐ کے ساتھ رہتے ہوئے دین اسلام کی خدمت کو پسند کیا۔ اِن آیات کا دوسرا موضوع آنے والے دنوں میں معاشرتی اصلاحات کی طرف ایک ابتدائی حکم ہے جس کی ضرورت خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اہلِ الرائے حضرات محسوس کرنے لگے تھے۔ اِن اصلاحی اقدامات کی ابتدا براہِ راست نبی ﷺ کے گھر سے کی گئی اور آپؐ کی بیویوں کو حکم دیا گیا کہ

تبرُّجِ جاہلیّت سے پرہیز کریں، بلا ضرورت گھروں سے نہ نکلیں اور غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں ایسی احتیاط ملحوظ رکھیں کہ سننے والا کسی دھوکے میں مبتلا نہ ہو۔ یہ ہدایات صرف امہات المؤمنین کے لیے نہیں بلکہ امت کی تمام خواتین کے لیے قرار پائیں کیونکہ خواتین کی عمومی زندگی میں وہ اُن کے لیے ایک نمونہ تھیں۔ آنے والے دنوں میں یہ اقدامات پردے کے احکامات کا مقدمہ بنے۔

٦ نکاح و طلاق اور کچھ معاشرتی احکامات کے ساتھ نبی ﷺ کے خصوصی مرتبے کا بیان [آیات ۴۹ تا ۵۷]۔

یہ معاشرتی زندگی کے مختلف احکامات پر مشتمل نو (۹) آیات کا ایک گروپ ہے جو اِسی زمانے میں [خندق تا مصطلق] ایک سے زائد مواقع پر جستہ جستہ نازل ہو کر سورہ میں یہاں ترتیب پایا ہے۔ ۴۹ ویں آیہ مبارکہ میں طلاق کے قانون کی ایک نئی دفعہ کا اضافہ ہے۔ آیات ۵۰۔ ۵۲ میں نبی ﷺ کے لیے تعدادِ ازدواج میں پابندیوں سے استثنیٰ بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات اُن اعتراضات کے جواب میں ہے جو آپ پر چار سے زائد بیویاں رکھنے پر عائد ہو رہا تھا۔ آیات ۵۳۔ ۵۵ میں معاشرتی اصلاح کے مزید ضابطے ہیں اور یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی بیویاں مسلمانوں کے لیے ماں کی طرح حرام ہیں اور آپؐ کی وفات کے بعد بھی ان میں سے کسی کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس گروپ کی آخری دو آیات ۵۶۔ ۵۷ میں اُن چہ میگوئیوں پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح اور آپؐ کی خانگی زندگی پر کی جا رہی تھیں اور اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دشمنوں کی اس عیب چینی سے اپنے دامن بچائیں اور اپنے نبیؐ پر درود بھیجیں۔ نیز یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ نبیؐ تو درکنار، اہل ایمان کو تو عام مسلمانوں پر بھی تہمتیں لگانے اور الزامات عائد کرنے سے کلّی اجتناب کرنا چاہیے۔

٧ پردے کے احکامات اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی پر شدید وعید [آیات ۵۸ تا اختتام۔] ذوالحجہ ۵ ہجری

۵۸ ویں آیہ مبارکہ سے اختتام سورہ تک آیات کے گروپ میں معاشرتی اصلاح کے لیے حجاب کے احکامات ہیں۔ تمام مسلمان عورتوں پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ جب گھروں سے باہر نکلیں تو چادروں سے اپنے آپ کو ڈھانک کر اور گھونگٹ ڈال کر نِکلیں۔ اس کے بعد منافقین کی جانب سے زینبؓ اور نبی ﷺ کی شادی کے بارے میں افواہوں اور سخن تراشیوں پر سخت زجر و توبیخ کی گئی ہے اور دوٹوک انداز میں کہا گیا ہے کہ اِس گستاخی کو معاف نہیں کیا جائے گا، جو حشر ابھی بنو قریظہ کا ہوا ہے اگر وہ فوراً باز نہ آئے تو وہی حشر اِن کا بھی کر دیا جائے گا اور اِنھیں جہاں پایا جائے گا قتل کیا جائے گا۔ اگلے صفحات میں اب سورہ احزاب کے پہلے خطبے کا مطالعہ فرمائیے جو اس کی پہلی آٹھ آیات پر مشتمل ہے۔

منہ بولی اولاد اور دینی رفاقت کی قانونی حیثیت سُوْرَۃُ الاُحزَاب [آیات ۱تا۸]

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ
اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعۡ مَا
يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا
تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ
قَلۡبَيۡنِ فِىۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ
الّٰٓـىِٔىۡ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ وَمَا
جَعَلَ اَدۡعِيَآءَكُمۡ اَبۡنَآءَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ
قَوۡلُكُمۡ بِاَفۡوَاهِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوۡلُ الۡحَـقَّ وَ
هُوَ يَهۡدِى السَّبِيۡلَ ﴿۴﴾ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ
هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا
اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَمَوَالِيۡكُمۡ ؕ
وَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَ
لٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ
مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ؕ وَاُولُوا
الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ
اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

اے نبیؐ! اللہ سے ڈرو اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرو
بے شک اللہ علیم و حکیم ہے ﴿۲﴾ جس بات کی وحی
تمھارے رب کی طرف سے تمھیں کی جا رہی ہے، بس
اُسی کی پیروی کرو۔ جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اُس سے
خوب باخبر ہے ﴿۲﴾ اور اللہ پر بھروسہ کرو کہ وہ کار
سازی کے لیے کافی ہے ﴿۳﴾ اللہ نے کسی شخص
کے سینے میں دو دِل نہیں رکھے ہیں، نہ اس نے تم لوگوں
کی ان بیویوں کو جن سے تم 'ظہار' کر دیتے ہو، اُن کو
تمھاری ماں بنا دیا ہے، اور نہ اس نے تمھارے منہ بولے
بیٹوں کو تمھارا بیٹا بنا دیا ہے۔ جو تم لوگ اپنے منہ سے
نکال دیتے ہو وہ تو محض باتیں ہیں، مگر اللہ حق کہتا ہے اور
وہ صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے ﴿۴﴾ لے پالکوں کو
ان کے باپوں کی نسبت سے پکارا کرو کہ یہی اللہ کے
نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اگر تمھیں اُن کے
باپوں کا علم نہ ہو تو وہ تمھارے دینی بھائی اور تمھارے
دوست ہیں۔ اور اس معاملے میں بھول چوک سے جو
بات تم کہو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے، لیکن جس بات
کو تم شعور اور ارادے سے کہو گے اُس پر ضرور پکڑ ہو گی
اور اللہ غفور و رحیم ہے ﴿۵﴾ بلاشبہ اہل ایمان کے لیے نبیؐ
کی ذاتِ گرامی خود اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مقدم
ہے، اور نبیؐ کی بیویاں تو اُن کی مائیں ہیں۔ تاہم اللہ کی
کتاب کے مطابق ایمان لانے والے

اے نبی! اللہ سے ڈرو اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرو یعنی اُن کے پروپیگنڈے اور افواہوں سے متاثر ہو کر اپنی راہ کھوٹی نہ کرنا، بے شک اللہ علیم و حکیم ہے۔افواہوں اور پروپیگنڈے کی اس گرم بازاری میں اپنے علیم و حکیم اللہ کے ساتھ یکسو رہو اور جس بات کی وحی تمھارے رب کی طرف سے تمھیں کی جا رہی ہے، بس اُسی کی پیروی کرو۔ جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اُس سے خوب باخبر ہے اور اللہ پر بھروسہ کرو کہ وہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔اللہ نے کسی شخص کے سینے میں اخلاص و عداوت کے حامل دو دِل نہیں رکھے ہیں، پس یا تو کوئی مومن و مخلص ہے یا باغی و منافق۔

نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم 'ظہار' کر دیتے ہو یعنی ماں بنا لینے کا اعلان کر دیتے ہو، اُن کو تمھاری ماں بنا دیا ہے کہ وہ ماں کی مانند تمھاری زوجیت میں نہ رہ سکے، اور اسی طرح نہ اس نے تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارا بیٹا بنا دیا ہے کہ وہ تمھاری وراثت پائے اور تم اُس کی بیوہ سے شادی نہ کر سکو۔ماں اور بیٹا بنانے کے اعلان جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو وہ تو محض باتیں ہیں، پس اِن کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔ مگر اللہ حق کہتا ہے جو قانون کی بنیادیں فراہم کرتا ہے، اور وہ صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

لے پالکوں (منہ بولے بیٹے اور بیٹیوں) کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارا کرو کہ یہی اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اگر تمھیں اُن کے باپوں کا علم نہ ہو تو وہ تمھارے دینی بھائی اور تمھارے دوست ہیں اور اس معاملے میں بھول چوک سے جو بات تم کہو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے، لیکن جس بات کو تم شعور اور ارادے سے خاص معنوں میں کہو گے اُس پر ضرور پکڑ ہو گی۔اور اللہ غفور و رحیم ہے بلاشبہ اہل ایمان کے لیے نبیؐ کی ذاتِ گرامی خود اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہے، اور نبیؐ کی بیویاں تو اُن کی مائیں ہیں۔ تاہم اللہ کی کتاب میں درج قانون کے مطابق نئے ایمان لانے والے

وَ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى
اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى
الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ
النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ
نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٧ لِّيَسْئَلَ
الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ
ع١ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٨

اور مہاجرین [کی وراثت] ایک دوسرے کے لیے نہیں، اِس کے مقابلے میں اپنے رشتہ داروں کے لیے ہے، البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی حسنِ سلوک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، یہ بات کتابِ الٰہی میں درج ہے ﴿٦﴾ (اے ہمارے رسولؐ!) اور ذرا یاد کرو اُس عہد کو جو ہم نے سب پیغمبروں سے لیا ہے، تم سے بھی اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی۔ سب سے ہم نے پکا عہد لیا ﴿٧﴾ تاکہ سچے لوگوں سے اللہ ان کی سچائی کا سوال کرے، اور کافروں کے لیے تو اس نے دردناک عذاب پہلے ہی سے تیار کر رکھا ہے ﴿٨﴾ ع١٦

انصار اور مہاجرین کی وراثت کا حق ایک دوسرے کے لیے نہیں ہے اِس کے مقابلے میں جان لیا جائے کہ وراثت تو اپنے خونی رشتہ داروں کے لیے ہے، البتہ اپنے مواخاتی رفیقوں کے ساتھ تم کوئی زندگی میں یا مرتے وقت ایک تہائی وصیت میں حسنِ سلوک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، یہ بات کتابِ الٰہی میں درج ہے۔ اے ہمارے رسولؐ! اور ذرا یاد کرو اُس عہد کو جو ہم نے سب پیغمبروں سے لیا ہے، تم سے بھی اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی۔ سب سے ہم نے پکا عہد لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے آنے والی وحی کی پیروی کریں گے، اور اس وحی کو بلاکم وکاست انسانوں تک پہنچائیں گے اور انھیں عملاً نافذ کرنے کی سعی وجہد میں کوئی دریغ نہ کریں گے۔ تاکہ اُس پر مخلصانہ ایمان لانے والے سچے لوگوں سے اللہ اُن کی سچائی کی گواہی دینے والے اعمال کا سوال کرے، اور نام نہاد مسلمانوں یعنی جھوٹے منافق کافروں کے لیے تو اس نے دردناک عذاب پہلے ہی سے تیار کر رکھا ہے۔

☆☆☆☆☆☆